Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظام جماعت میں مالی نظام کی حفاظت نہایت ضروری ہے اس کا سینکڑوں سال کے ساتھ تعلق ہے

خدا کے فضل سے دنیا میں سب سے زیادہ قابلِ اعتماد طوعی مالی نظام جماعت احمدیہ کا نظام ہے

کوئی خواہ کتنا ہی تعلق والا کیوں نہ ہو اگر انسان صدقِ دل سے سمجھے کہ اس کی بات میں وزن نہیں تو اس کی تائید کرنا امانت میں خیانت کرنا ہے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱/۷۶ | بدھ ۱۹ جمادی الاوّل ۱۴۱۲ھ، ۲۷ نبوت ۱۳۷۰ ہش، ۲۷ نومبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۶۷

امیر جماعت کے عہدہ کی اہمیت اور اس کے اور مجلسِ عاملہ کے اختیارات کی حدود کا نہایت تفصیل سے تذکرہ

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۱۳ تبوک ۱۳۷۰ ہش (۱۳ ستمبر ۱۹۹۱ء) بمقام بیت النور نن سپیٹ۔ ہالینڈ

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

فتنوں کے احتمالات کا بروقت ازالہ ضروری ہے

"گزشتہ تین خطباتِ جمعہ میں میں نے بعض ایسی تکلیف دہ باتوں کا ذکر کیا تھا جو نظام جماعت کے عدم احترام سے پیدا ہوتی ہیں۔ تقویٰ کی کمی سے یا علم کی کمی کے نتیجہ میں یا عام عقل کی کمی کے نتیجہ میں چھوٹی چھوٹی باتیں فتنوں کا رنگ اختیار کر جاتی ہیں اور نظامِ جماعت کے لئے خطرہ بن جاتی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ نظام (امامت) کے تابع ہر ایسے فتنے کو اُٹھنے سے پہلے ہی ختم کر دیا جاتا ہے ورنہ اگر نظام (امامت) نہ ہوتا تو اب تک یہ جماعت خدا جانے کتنے ٹکڑوں میں بکھر چکی ہوتی لیکن اصل حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ فتنے اُٹھنے سے پہلے ہی ان کے احتمالات کو ختم کیا جائے۔ اسی غرض سے میں نے خطبات کا یہ سلسلہ شروع کیا تاکہ احبابِ جماعت کو خوب اچھی طرح علم ہو کہ کون کونسی غلطیاں کیا کیا بد نتائج پیدا کرتی ہیں اور وہ فتنے کو آغاز ہی میں دیکھ کر پہچان سکیں۔ جب مرض پہچانی جائے اور اس کا شعور پیدا ہو جائے تو اس پر قابو پانا کچھ مشکل نہیں ہوتا۔ آغاز ہی میں مرض کی شناخت ہونی ضروری ہے اور جن کو مرض کی شناخت نہ ہو مرض اکثر اوقات ان کے اختیار سے باہر نکل جاتی ہے۔

آج کے خطبہ میں بھی عام روزمرّہ کی چند چھوٹی چھوٹی باتیں آپ کے سامنے رکھوں گا جن پر اگر توجہ نہ دی جائے تو اس کے بسا اوقات بہت خطرناک نتائج نکلتے ہیں۔

محض دوسرے کا ساتھ دینے کیلئے تائید کرنا بہت بڑا فتنہ ہے

عام طور پر مجلسِ عاملہ میں جو امیر کے تابع ہو یا صدر کے تابع ہو ماحول کی نگرانی اس رنگ میں نہیں کی جاتی۔ بدمزہ باتیں، بدخلقی کی باتیں برداشت کر لی جاتی ہیں حالانکہ وہی فتنوں کا آغاز ہے۔ جس مجلسِ عاملہ میں باہمی محبت کا رنگ نہیں، اخوت کا رنگ نہیں، تقویٰ کے ساتھ بات کرنے کی عادت نہیں وہ ایسی سرزمین ہے جہاں فتنے ہمیشہ پرورش پا سکتے ہیں۔ ان روزمرّہ کی باتوں میں ایک بات ایسی ہے جو سب سے زیادہ خطرناک ہے وہ یہ کہ مجلسِ عاملہ کے بعض ممبران بسا اوقات ایک دوسرے سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں اور بعض دوسرے ممبران آپس میں ایک دوسرے سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں اس کا نام گروہ بندی نہیں ہے۔ فطرتاً انسان بعض انسانوں کے زیادہ قریب ہوتا ہے بعض انسانوں سے دُور ہوتا ہے۔ مزاج کے بہت اختلافات ہیں اس لئے طبعاً چند آدمیوں کا ہم خیال ہونا یا ایک دوسرے سے تعلق میں بڑھتے چلے جانا کوئی قابلِ اعتراض بات نہیں لیکن مجلسِ عاملہ میں جب معاملات زیرِ بحث آتے ہیں اس وقت ہم خیال یا دوستوں کا ہمیشہ اس وجہ سے ایک دوسرے کی تائید کرنا کہ ہم ایک ہی قسم کے لوگ ہیں اور یہ ایک ہی تعلق والا گروہ ہے یہ بہت ہی بڑا فتنہ ہے۔ یہ تقویٰ کے خلاف بات ہے اور بہت سے فتنے اسی لاعلمی اور حماقت کی وجہ سے ہوتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ہم جو ایک دوسرے کے تعلق والے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ایک دوسرے کی بات کی تائید کریں حالانکہ مجلسِ عاملہ ہو یا کوئی اور مشورے کی بات ہو خواہ کہیں ہو رہی ہو وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہر مشورہ دینے والے کو امین فرمایا ہے اور لفظِ امین میں بہت بڑی حکمت کا راز پوشیدہ کر دیا۔ پوشیدہ تو اس لئے کہ بعض نظروں سے پوشیدہ رہتا ہے ورنہ حقیقت میں تو لفظ امین میں بڑا کھلا کھلا پیغام ہے۔ جو بات نظروں سے پوشیدہ رہتی ہے وہ یہ ہے کہ یہ امین خدا اور رسولؐ کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں۔ اونچی امانت کی نگہداشت کرنے کے لئے مقرر ہوئے ہیں اور اگر کبھی مشورہ ہو تو مشورہ دینے والے کو ہمیشہ پہلے یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ میں خدا کی طرف سے امین مقرر ہوا ہوں اور سچائی کی امانت اس کے سپرد ہے۔ عدل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی امانت اس کے سپرد ہے اس میں خیانت نہیں ہونی چاہیئے۔ پس خواہ کوئی کیسا ہی تعلق والا کیوں نہ ہو۔ کتنا ہی عزیز کیوں نہ ہو اگر صدقِ دل سے انسان یہ سمجھتا ہو کہ اس کی بات میں وزن نہیں ہے تو اس کی تائید کرنا امانت میں خیانت کرنا ہے بہت بڑا گناہ بن جاتا ہے اور یہ وہ گناہ ہے جس میں عام طور پر لوگ ملوث ہو جاتے ہیں۔ مختلف جماعتی خدمات میں مختلف قسم کی مجالس میں بیٹھنے کا موقع ملا ہے اور میرا وسیع تجربہ ہے کہ اچھے بھلے نیک متقی لوگ اخلاص کے ساتھ وقف کرنے والے وہ بھی لاعلمی یا لاشعوری حالت میں ان باتوں میں ملوث ہوتے لگ جاتے ہیں۔ بعض دفعہ ایک بات مشورے کے لئے آتی ہے تو وہ ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جس میں ہلکا سا اشارہ بھی ہوتا ہے۔ آپس میں باتیں کرتے یا کسی اور کے خلاف اس کی بے وقوفی پر ہنسی اُڑاتے یا اس کے مشورے کے غلط ہونے کے متعلق اشاروں میں بتاتے ہیں کہ دیکھو جی! اس نے ایسی بات کہہ دی تھی۔ پس وہ ہلکی سی ادا ایسی خطرناک ادا ہے جو ان کے ایمان کو کھا جاتی ہے اور کم سے کم اس موقع پر تو ان کے تقویٰ کو کھا جاتی ہے۔ جب مشورہ ہو رہا ہو تو کچھ لوگ اپنی عقل کے مطابق بے وقوفی والی بات بھی کر سکتے ہیں لیکن جب دوسرے کچھ لوگ ان کی طرف حقارت سے دیکھیں اور گویا کہ یہ باتیں کریں کہ ہم جانتے ہیں کیا ہے اس بے وقوف کو کیا پتہ یا اس نے تو ایسی ہی باتیں کرنی تھیں تو اسی وقت امانت ان کے ہاتھ سے جاتی رہتی ہے اور یہ خائن کی حیثیت سے مجلس میں بیٹھتے ہیں۔ تقویٰ کا تقاضا یہ ہے کہ مجلس میں جیسا کہ میں نے بیان کیا، مجلسِ عاملہ ہو یا کوئی اور مشورے کی مجلس ہو ہر ایک کو یہ حق ملنا چاہیئے کہ وہ تقویٰ کے ساتھ اپنی بات کرے اور کسی کو یہ حق نہیں ملنا چاہیئے کہ وہ اس کی بات کو تحقیر سے دیکھے۔ ہاں اختلاف کی نظر سے دیکھنا ہرگز گناہ نہیں ہے۔

اندھی تائید کے خطرات

اس سلسلہ میں ایک اور بات جو میرے دیکھنے میں آئی ہے وہ یہ ہے کہ بعض دفعہ امیر کی اطاعت اور امیر کے ادب کا یہ غلط مطلب سمجھا جاتا ہے کہ امیر کی ہر بات کی ضرور تائید کرنی ہے۔ اس کے نتیجہ میں بھی بعض دفعہ اختلافات پیدا ہوتے ہیں اور گروہ بندی ہوتی ہے۔ چونکہ مجھے بہت سے ایسے معاملات میں تفصیل سے جائزہ لینا پڑتا ہے اس لئے جو باتیں میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں یہ حقائق پر مبنی باتیں ہیں کوئی خیالی باتیں نہیں۔ ایک ایسی مجلسِ عاملہ میرے علم میں ہے جس میں کچھ ممبران نے یہ پیشہ بنایا ہوا تھا کہ امیر کی ہر بات کی تائید کریں اور اس رنگ میں کریں کہ گویا یہی امیر کے دوست ہیں اور باقی دشمن ہیں۔ اس میں دو قسم کے خطرات ہیں۔ ایک تو یہ کہ اگر ان کی نیتیں صاف بھی ہوں تو امیر یہ سمجھنے لگے گا کہ یہی میرے دوست ہیں اور باقی میرے دشمن ہیں اور دوسرا ان کی نیتوں کے فتور کا خطرہ بھی ہے۔ بعض لوگ اس طرزِ عمل سے امیر کو اپنے ہاتھوں میں ڈالنا چاہتے ہیں اور اگر سادہ لوح امیر ہو تو وہ ضرور ان کے ہاتھوں میں کھیلنے لگ جاتا ہے اور اس کے نتیجے میں بہت بڑا فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ پھر یہ بات دوسرا گروہ کرتا ہے ان کے دل میں رفتہ رفتہ یہ احساس پیدا ہونے لگ جاتا ہے کہ یہاں پارٹی ہے اور گویا امیر ایک پارٹی کا خود نگران ہے۔ ایک پارٹی کے سپرد امیر ہو رہے ہیں۔ جرمنی والے خطبہ میں میں نے بیان کیا تھا کہ امیر کوئی پارٹی نہیں ہے۔ وہ ایک ہی پارٹی یعنی خدا کی پارٹی کا نمائندہ ہے۔ لیکن وہ اس صورت حال کو پیش نظر رکھ کر بیان کیا تھا جو میرے سامنے تھی۔ بعض دفعہ اس کے برعکس ممکن ہے۔ جب بھی امیر ایسے خوشامدیوں کی باتوں کے نتیجہ میں تقویٰ کی بات کرنے کی بجائے ان کو اپنا ساتھی سمجھنے لگ جاتا ہے اور ان پر اس وجہ سے انحصار کرنے لگتا ہے کہ وہ ہمیشہ اس کی تائید کرتے ہیں وہیں اس کی پارٹی بدل گئی یعنی اس کو تو ایسا خدا کی پارٹی کا ہونا چاہیئے تھا کہ (امامت) اس کی پشت پناہی پر ہوتی لیکن وہ عملاً اس اعلیٰ

برکت سے محروم رہ جاتا ہے۔ یہ وہ خطرہ ہے جس کو مشورہ کے وقت صرف امیر ہی کو نہیں دوسروں کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ جب بھی ایک شخص اس وجہ سے تائید کرے کہ گویا وہ آپ کا ساتھی ہے تو ایک ذہین آدمی کے لئے اس کو معلوم کرنا مشکل نہیں ہوتا۔ ایسے شخص کا احترام دل میں گرنا چاہیئے نہ کہ بڑھنا چاہیئے اور اس کی بروقت سرزنش کے نتیجہ میں اس کی بھی اصلاح ہو سکتی ہے اور جو اس مجلس کے باقی ممبران ہیں ان کے دل میں بھی یہ بات یقین کے ساتھ گڑھ سکتی ہے کہ یہ شخص کسی کا نہیں ہے صرف خدا کا ہے۔ سچی بات کا ہے اور کسی گروہ کی تائید اس لئے نہیں کرتا کہ وہ گروہ اس کی تائید کرتا ہے۔ پس ہر بات میں اگر تقویٰ پیشِ نظر رہے تو کسی دوسرے جھگڑے کا سوال ہی باقی نہیں رہتا۔

تقویٰ اور عقل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں

ایک دفعہ یہاں عقل کے متعلق ایک غیر مسلم نے مجھ سے یہ سوال کیا کہ آپ کے نزدیک عقل کی سب سے بڑی تعریف کیا ہے تو میں نے اس کو کہا کہ تم سمجھ تو نہیں سکو گے لیکن میں سمجھانے کی کوشش کروں گا کہ تقویٰ سے زیادہ کوئی عقل نہیں ہو سکتی۔ تقویٰ اور عقل دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ ہر شخص کی اپنی عقل ہے اس عقل میں تو وہ براہِ راست اپنی کوشش سے ترقی نہیں کر سکتا لیکن اگر تقویٰ پر قائم ہو جائے تو اس کو ایک ایسا نور ملتا ہے جس کی وجہ سے وہ خدا کے نور سے دیکھنے لگ جاتا ہے اور اسی کا نام عقلِ کل ہے۔ بعض دفعہ اپنی مرضی کے خلاف فیصلے کرتا ہے اس لئے کہ اس کو یہ بات دکھائی دے رہی ہوتی ہے کہ میری مرضی اس وقت خدا کی مرضی کے خلاف ہے، میری خواہش خدا کی خواہش کے خلاف ہے اور ایسے فیصلوں پر وہ ہمیشہ اپنے نفس کی تمنا پر اپنے ربّ کی اس خواہش کو ترجیح دیتا ہے جو وہ تصوّر کرتا ہے، یہ تقویٰ ہے اور اس کے نتیجہ میں عقل روشن ہوتی ہے اور تقویٰ کے ساتھ فیصلے کرنے والا کبھی پارٹی بازی کا شکار ہو ہی نہیں سکتا۔ کبھی ایک کی تائید کرے گا کبھی دوسرے کی تائید کرے گا، تائید کی خاطر نہیں بلکہ بات کی خاطر۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس موقع سے تعلق رکھنے والی نصیحت فرمائی ہے کہ حکمت کی بات تو مومن کی گمشدہ اونٹنی ہے۔ وہ اس کا مالک ہے۔ اگر دشمن سے بھی آئے تو وہ اُسے لے گا۔ کبھی یہ تو نہیں ہوا کہ کسی کی کار چوری ہو جائے تو وہ کہے کہ بڑے کمینے دشمن کے پاس سے نکلی ہے میں نہیں لوں گا۔ جتنی بڑی دشمنی ہو اتنا ہی وہ جلدی اس کو لینے کی کوشش کرے گا۔ اس لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دیکھیں مومن کے ساتھ کیسا حکمت کا رشتہ باندھ دیا کہ کسی صورت میں بھی مومن حکمت سے الگ نہیں ہو سکتا۔

پس اگر ایسے لوگوں کی طرف سے حکمت کی بات امیر کو ملے جن کے بارہ میں وہ عمومی طور پر یہ سمجھتا ہے کہ میری تائید نہیں کرتے تو اُسے دونوں ہاتھوں سے قبول کرے اور جو غلط تائید کرتے ہیں ان کی سرزنش کرے کہ تم کیسی باتیں کر رہے ہو یہ اچھی بات ہے۔ اس کے نتیجہ میں اگر خدانخواستہ فتنے کا کوئی فتور پیدا ہو بھی رہا تھا تو وہ زائل ہو جائے گا۔

اس کے علاوہ ایک ایسی بات ہے جس کا مال سے تعلق ہے۔ جماعت احمدیہ میں بعض فتنے اس وجہ سے بھی پیدا ہوتے ہیں کہ وہ ان لوگوں کے اخراجات کے طریق پر خوش نہیں ہوتے جن کے سپرد جماعت کی امانت ہوتی ہے۔ امیر کا خرچ کا طریق ہے یا دوسرے ممبران کا خرچ کا طریق ہے اور خرچ کے معاملہ میں اکثر لوگوں کو یہ علم بھی نہیں کہ خرچ کیسے ہونا چاہیئے اور نظامِ جماعت کس کو کیا اختیار دیتا ہے۔ اگر یہ علم ہو تو اس کے نتیجہ میں فتنہ پیدا ہونے کی بجائے بروقت ایک غلط بات کی اطلاع صحیح آدمی کو پہنچ سکتی ہے۔

امیر جماعت کی اہمیت

مجلسِ عاملہ کی دو حیثیتیں ہیں۔ ایک وہ مجلسِ عاملہ ہے جو امیر کے تابع ہے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت میں امیر ایک ایسا لفظ ہے جسے ہر دوسرے منتخب عہدے سے برتری حاصل ہے۔ امیر سے مراد یہ ہے کہ (امام جماعت) نے اپنے جو اختیارات دوسروں کو تفویض کئے ہیں، امارت کے عہدے کو ایسے اختیارات سب سے زیادہ تفویض کئے ہیں جو نظام جماعت میں (امامت) کی طرف سے ہمیشہ تفویض کئے جاتے ہیں۔ مختلف عہدیدار ہیں۔ سیکرٹری مال کو بھی اختیار تفویض ہوئے ہیں۔ سیکرٹری (دعوت الی اللہ) کو بھی ہیں۔ ایک جماعت کے صدر کو بھی ہیں لیکن سب سے زیادہ اختیارات امیر کو ہیں کیونکہ امیر (امام جماعت) کا براہِ راست نمائندہ ہوتا ہے۔ انتخاب مشورے کی خاطر کیا جاتا ہے مگر اس کا ڈیموکریٹک انتخابات سے تعلق نہیں ہے۔ ڈیموکریٹک انتخاب میں جو یہ رُوح ہے کہ عوام کی رائے معلوم ہو جائے۔ اس حد تک یہ ڈیموکریٹک ہے۔ مگر عوام کے لئے بہتر کیا ہے یہ فیصلہ بعض دفعہ عوام کی رائے سے نہیں بلکہ (امام جماعت) کی موقع شناسی سے ہوتا ہے اور بہت کم ایسا موقع آتا ہے مگر بعض دفعہ وہ سمجھتا ہے کہ ایک شخص نے اپنی چالاکی کی وجہ سے اور اپنے جتھے کی وجہ سے زیادہ ووٹ حاصل کر لئے ہیں۔ اگر اس انتخاب کو منظور کر لیا گیا تو جماعت میں چالاکیاں، دکھاوے اور جتھہ بندی کی رُوح کو تقویت ملے گی۔ کیونکہ وہ اس دُنیا میں (بالواسطہ) خدا کا نمائندہ ہے ... اس لئے وہ اس وجہ سے فیصلے کر رہا ہوتا ہے اور چونکہ جماعت کا اُس کے ساتھ تعلق کسی صدر یا امیر کی معرفت نہیں ہوتا بلکہ ہر فرد بشر کا براہِ راست تعلق ہے۔ اس لئے وہ اس کے فیصلے کو ہمیشہ ترجیح دیتی ہے اور ایک ذرّہ بھی پرواہ نہیں کرتی کہ اُن کی رائے کے مطابق انتخاب کیوں نہیں قبول کیا گیا۔ یہ حفاظت کا وہ دہرا نظام ہے جو خدا کے فضل سے صرف جماعت احمدیہ کو دُنیا میں نصیب ہے۔ دُنیا کی کسی اور ڈیموکریسی، کسی اور نظام کو دہری حفاظت کا یہ نظام میسّر نہیں۔ بہرحال اس طریق کار پر جو امارت ہے اس کو سب سے زیادہ اختیارات (امام جماعت) کی طرف سے تفویض کئے جاتے ہیں اور اس کے بعد صدارت ہے جس عہدیدار کو صدر کہتے ہیں اس کو بھی نمائندگی کے اختیارات ہیں لیکن نسبتاً کم۔ وہ کیا کیا ہیں۔ کہاں کہاں فرق ہے۔ مجلسِ عاملہ کا ان سے کیا تعلق ہے۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں جن کو جماعتِ احمدیہ کے سامنے خوب کھول کر بیان کرنا چاہئے کیونکہ دُنیا کے ۱۲۶ ملکوں میں جماعت نافذ ہو چکی ہے وہاں کے خدانخواستہ نظر سے اوجھل پیدا ہونے والے اختلافات فتنوں کا رنگ اختیار کر سکتے ہیں چونکہ اب یہ ممکن ہو گیا ہے کہ (امام جماعت) کے خطبات کو فوری طور پر تمام دُنیا میں جماعتوں تک پہنچایا جائے اس لئے یہی وہ واحد ذریعہ ہے جس کے ذریعہ ہم جماعتی نظام سے ساری جماعت کو روشناس کرا سکتے ہیں اور رفتہ رفتہ ان کے دل میں اس نظام کا ادب جاگزیں کر سکتے ہیں۔ بہرحال اس سلسلہ میں مَیں بتانا چاہتا ہوں کہ مجلسِ عاملہ کے اور امیر کے اختیارات میں کیا فرق ہے اور ان دونوں کا آپس میں کیا تعلق ہے۔ اس کے بعد جہاں موقع ملے گا اس سلسلے میں بعض دوسری ضروری باتیں بھی بیان کروں گا جن کا فتنوں کے احتمالات سے تعلق ہے۔

مالی معاملات میں امیر کے اختیارات کی حدود

امیر کو روزمرہ کے جماعتی کاموں کو چلانے کے مکمل اختیارات ہیں اور یہ انتظامی اختیارات ہیں۔ مجلس عاملہ کو انتظامی اختیارات بحیثیت مجلس عاملہ کوئی نہیں ہیں۔ یہ تمام اختیارات یا امیر کو ہیں یا سیکرٹریانِ مجلسِ عاملہ کو ہیں جو اپنے اپنے شعبہ میں انتظامی اختیار رکھتے ہیں۔ مجلسِ عاملہ کی حیثیت ایک تو یہ ہے کہ ان سب پر مشتمل ہے لیکن اجتماعی حیثیت سے وہ منتظمہ نہیں ہے بلکہ مشیر ہے۔ آپس میں مل بیٹھ کر غور کرنے کے لئے ایک مجلس ہے لیکن بعض باتوں میں ان کو ایسے اختیار ہیں جو امیر کو نہیں ہیں۔ مثلاً اموال سے متعلق مجلسِ عاملہ کی مرضی کے بغیر امیر خود جماعت کے سامنے، مجلس کے سامنے کوئی بجٹ پیش نہیں کر سکتا۔ یہ مجلسِ عاملہ کا حق ہے کہ بجٹ پر غور کرے اور اس کے مالہٗ وما علیہ، PROS AND CONS، اس کے تمام پہلوؤں پر غور کر کے ایک ایسا بجٹ بنائے جسے وہ شوریٰ میں پیش کرے گی۔ امیر اپنے طور پر یہ بجٹ نہیں بنا سکتا۔ مالی معاملات میں امیر کے اختیارات یہاں ختم ہو جاتے ہیں۔ اگلی بات یہ ہے کہ مجلسِ عاملہ کے مشوروں کے بعد ملک کی مجلسِ شوریٰ جو بجٹ منظور کرتی ہے اُسے آخری فیصلہ قرار دینے سے پہلے مرکز سے اُس کی منظوری حاصل کرنا ضروری ہے۔ مجلسِ شوریٰ کا کوئی فیصلہ آخری فیصلہ نہیں بنتا جب تک مرکزِ سلسلہ سے اس کی منظوری حاصل نہ ہو جائے۔ جب منظوری حاصل ہو جاتی ہے تو طبعًا امیر کے اختیارات اس معاملے میں بالکل کالعدم ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ امیر اپنے افسرِ بالا کے فیصلوں کو تبدیل نہیں کر سکتا۔ مجلس شوریٰ کے جو فیصلے (امام جماعت) سے منظور شدہ ہوں یا وکیلِ اعلیٰ کی طرف سے منظور شدہ ہوں ان میں امیر خود پابند ہے اس لئے یہ خیال کر لینا کہ گویا امیر کو ڈکٹیٹر شپ کے اختیارات ہیں بالکل غلط اور بودی بات ہے جب امیر شوریٰ کے منظور شدہ فیصلوں کا پابند ہو جاتا ہے اور بجٹ کا پابند ہو جاتا ہے تو اس کو ہرگز یہ حق نہیں ہے کہ منظور شدہ بجٹ سے باہر جا کر خرچ کرے اور بہت سی جگہ ایسی غلطیاں ہوتی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ بجٹ کا احترام جماعت میں پیدا کرنا بڑا ضروری ہے کیونکہ اللہ کے فضل کے ساتھ دُنیا میں سب سے زیادہ قابلِ اعتماد طوعی مالی نظام جماعت احمدیہ کا نظام ہے۔ یہ جو لوگ ایک آواز پر لاکھوں کروڑوں فدا کرتے ہیں اس کا ان کے دل کے اخلاص سے بھی تعلق ہے اور اس یقین سے بھی تعلق ہے کہ اس راہ میں ہم جو ایک ایک پیسہ دیتے ہیں اس پر وہ خدا کی طرف سے امین مقرر ہیں۔ انہیں کوئی بھی گارنٹی نہیں ہوتی اور یہی وہ رُوح ہے جس کی حفاظت کرنا بے حد ضروری ہے۔ اسی لئے مالی نظام میں امیر کو کم اختیارات تفویض کئے گئے ہیں کیونکہ امیر کا ان باتوں میں ملوث نہ ہونا خود اس کے احترام اور تقدس کے لئے ضروری ہے۔

نظام کی خلاف ورزیوں پر خاموشی ادب نہیں ہے

لیکن امراء بعض دفعہ اس وجہ سے کہ ان کو بہت احترام دیا جاتا ہے، ان کے متعلق بار بار کہا جاتا ہے کہ یہ تمہارے اوپر (امام جماعت) کی طرف سے نگران مقرر ہیں۔ ان کی اطاعت ہی نہ کرو، ادب کرو۔ احترام کرو۔ پیار کا تعلق رکھو۔ اس وجہ سے بعض سادہ لوح لوگ سمجھتے ہیں کہ امیر اگر نظام جماعت کی حدود سے بھی گزر رہا ہو اور ان اختیارات کو بھی اپنے ہاتھ میں لے رہا ہو جو اس کو دیئے نہیں گئے تو اس بارہ میں خاموشی اس کا ادب ہے۔ خاموشی اختیار کرنا ہی اس کی اطاعت کی رُوح ہے، یہ بالکل غلط اور نہایت لغو بات ہے۔ عقل سے اور تقویٰ سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ تقویٰ کا یہ تقاضا ہے کہ بالا ہستی کی اطاعت کی خاطر ماتحت ہستی کی اطاعت کی جاتی ہے۔ تقویٰ کا پہلا سبق قرآن کریم نے ہمیں اس رنگ میں دیا تھا کہ خدا کی اطاعت کی خاطر ساری مخلوق کو آدمؑ کے سامنے جھکنا ہوگا اور وہ شیطان جس نے کہا کہ مَیں بہتر ہوں اُس نے اس بہت ہی بنیادی حقیقت کو نظر انداز کر دیا کہ اطاعت صرف خدا کی ہے اور خدا کی اطاعت کے نیچے جس کو امیر بنایا گیا، جس کو صاحبِ امر بنایا گیا اس کی اطاعت عملاً خدا کی اطاعت ہے اور اس سے رُوگردانی سرکشی ہے۔

پس بالا افسر کی اطاعت ہر جگہ ہر فیصلے کے وقت فیصلہ کُن امر ہے، اسی سے روشنی حاصل کرنی چاہئے۔ اگر امیر کسی موقع پر اپنے بالا افسر سے باغیانہ رویہ اختیار کرتا ہے اس کی اطاعت سے باہر نکلتا ہے تو وہیں جماعت اس کی اطاعت سے باہر نکل جائے گی۔ اس کی وفا امیر سے نہیں ہے۔ بلکہ امیر سے بالا افسر سے ہے۔ اس کی وفا (امام) سے نہیں ہے بلکہ (امام) سے بالا افسر (...) سے اور خدا سے ہے تو ان معنوں میں کسی جگہ بھی کوئی صاحبِ امر ڈکٹیٹر نہیں بن سکتا۔ اور ہر ایک کی اطاعت خدا کی خاطر کی جاتی ہے۔ اسی لئے بیعت میں یہ الفاظ ہیں کہ مَیں معروف امر میں آپ کی اطاعت کروں گا۔ (امام جماعت) سے یہ عہد نہیں ہے کہ مَیں ہر بات میں آپ کی اطاعت کروں گا۔ جو بھی نیک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کام آپ مجھے بتائیں گے انہی میں آپ کی اطاعت کروں گا۔ جو معروف فیصلہ ہوگا اس میں آپ کی اطاعت کروں گا۔ پس نیک کام اور معروف فیصلے سے مراد یہ ہے کہ (دینی احکام) کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے جتنے احکامات ہیں ان میں میں تابع فرمان رہوں گا اور ان سے باہر کی اطاعت کا سوال ہی نہیں۔ وہ اطاعت شیطانی بن جائے گی۔ اس لئے امارت کے ساتھ بھی آپ کا تعلق اسی مضمون کے تابع ہے۔ اگر کہیں کوئی امیر اپنے مالی اختیارات کو نظر انداز کرتے ہوئے ان سے تجاوز کرتا ہے تو مجلس عاملہ کا فرض ہے کہ بلا تاخیر اس کے متعلق (امام جماعت) کو یا دوسرے مالی نظام کو جو بھی اوپر مقرر ہے اس کو مطلع کرے اور اس بارہ میں واضح قوانین ہیں کہ کہاں تک ان معاملات میں فوری تعاون کرنا ہے اور کہاں نہیں کرنا۔ مثلاً پیسے نکلوانے کے لئے ایک امیر کے ساتھ سیکرٹری مال کے دستخط بھی ضروری ہیں یا بعض دفعہ جماعت کے دو اَور عہدیداران کے دستخط کروائے جاتے ہیں اور ساری دنیا میں یہی نظام مقرر ہے کہ سلسلے کے اموال پر کوئی شخص اکیلا اس طرح نہیں بیٹھے گا کہ جب چاہے جو چیز نکلوالے بلکہ خواہ کتنا ہی بڑا اس کا مقام ہو اس کے ساتھ کسی اَور کو دستخط کرنے ہوں گے۔ ہر ایسے مقام پر جہاں واضح طور پر مرکزی ہدایت کے خلاف روپیہ نکلوایا جارہا ہے وہاں ساتھ کے دستخط کرنے والا بھی ذمہ دار ہو جاتا ہے کیونکہ اس کو امین بنایا گیا ہے اور اسی لئے اس کے دستخط ساتھ رکھے گئے ہیں تاکہ اس کو علم ہو کہ کون سی بات ہو رہی ہے، اور اگر وہ خلاف قانون ہو رہی ہے تو وہ اس میں روک بن جائے۔ ایسی صورت میں اب تک کی جو میری ہدایت تھی وہ یہ تھی کہ سیکرٹری مال اگر امیر کو واضح طور پر خلاف قاعدہ رقم نکلواتے ہوئے دیکھے تو دستخط کرنے سے پہلے احتجاج کرے۔ اگر پھر بھی وہ حکم دے تو پھر دستخط کر دے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملہ میں مزید احتیاط کی ضرورت ہے۔ ایسی صورت میں جو دو مشیر ہیں ان کا کام ہے کہ انکار کریں کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ واضح طور پر خلاف قاعدہ حرکت ہے۔ اس لئے ہم دستخط نہیں کریں گے۔ آپ ہماری شکایت اُوپر کریں اور ہم بھی اس معاملہ کو اُوپر بھیجتے ہیں اور فوری طور پر اس مسئلے کا حل ہو سکتا ہے۔ آج کل ٹیلی فونز کے ذریعہ رابطے اتنے فوری ہو چکے ہیں کہ دنیا کے کسی کونے سے بھی بلا تاخیر رابطہ ہو سکتا ہے اور اس قسم کی باتیں شاذ کے طور پر ممکن ہیں۔ اس لئے کوئی ایسی وجہ ہی نہیں ہے کہ اس کے نتیجہ میں بڑا فساد کھڑا ہو لیکن انکار کرنے کے وقت بھی ادب کا پہلو اور احترام کا پہلو لازمی ہے اور ایسا شخص جو امیر کے ساتھ دستخط کرنے پر مقرر کیا گیا ہے۔ اگر انکار کرتا ہے تو بڑی بھاری ذمہ داری کو قبول کرتا ہے۔ شک کی بناء پر اس کو انکار کا حق نہیں ہے۔ وہ واضح طور پر جہاں خلاف ورزی دیکھتا ہے وہاں جب انکار کرتا ہے تو پوری ذمہ داری قبول کرتا ہے۔ اس کو یقین ہونا چاہئے کہ میرا یہ انکار درست ہے۔

بجٹ کی مدات میں تبدیلی کی مجاز صرف مجلس عاملہ ہے

اس میں اور بہت سے پہلو ہیں جن کو نظر انداز کیا جارہا ہے۔ مثلاً ایک بجٹ سفر خرچ کا مقرر ہوا ہے ایک بجٹ مہمان نوازی کا ہے۔ ایک کسی اَور چیز کا بجٹ ہے۔ خرچ تو امیر نے کرنا ہے یا امیر کے تابع جو انتظامیہ ہے اس نے کرنا ہے۔ کیونکہ بحیثیت منتظم ہر شخص کو کچھ نہ کچھ خرچ اپنے دائرہ کار میں کرنے ہوتے ہیں لیکن ان میں سے کسی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ رقمیں جو مقرر کر دی گئی ہیں ان سے وہ تجاوز کریں لیکن ہوتا یہ ہے کہ اگر سفر خرچ کی مد پر غیر معمولی خرچ ہو رہا ہے تو کسی اَور مد سے اس مد کے نام پر لیکن سفر خرچ کے لئے رقم خرچ کی جاتی ہے اس معاملہ میں یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کسی اَور کو علم نہ ہو۔ جس بجٹ سے خرچ ہو رہا ہوتا ہے اس کو محاسب دیکھتا ہے، نظام جماعت کا آڈیٹر ہے وہ اس کو دیکھتا ہے اور یہ نظام اسی لئے مقرر کئے گئے ہیں کہ وہ بروقت مرکز کو مطلع کریں کہ کون سے اخراجات اپنے موقعہ اور محل کے مطابق درست ہیں۔ بسا اوقات جب میں تحقیق کرواتا ہوں تو رپورٹ آجاتی ہے کہ جی! سب کچھ ٹھیک ہے کوئی غلطی نہیں لیکن میرے دل میں چونکہ ایک قسم کا دھڑکا سا لگ جاتا ہے کہ صورت حال درست نہیں ہے۔ پھر میں تفصیل سے یہ رپورٹ منگواتا ہوں۔

بعض دفعہ امراء کو کہتا ہوں کہ مجھے اپنے فلاں فلاں اخراجات کے سارے بل بھجوائیں۔ وقت تو میرا لگے گا لیکن مجبوری ہے۔ اب جب تک میرے دل کو اطمینان نہ ہو جائے کہ مالی معاملات میں سب کچھ ٹھیک ہے اس وقت تک میں مزید آپ کو اجازت نہیں دے سکتا۔ جب بل منگواتا ہوں تو اس وقت بات سمجھ آتی ہے کہ سفر خرچ پر اگر ایک لاکھ روپیہ خرچ ہونا چاہئے تھا تو پانچ لاکھ ہو گیا ہے لیکن وہ چار لاکھ سفر خرچ کی مد میں سے نہیں لیا گیا بلکہ فلاں مد میں سے اور فلاں مد میں سے اور فلاں مد میں سے وہ بل ادھر منتقل کر دیئے گئے۔ یہ ناجائز ہے اور جب پوچھا گیا تو یہ بتایا گیا کہ جی! مجموعی بجٹ میں تو گنجائش تھی، ہم نے وہاں سے لے کر خرچ کر دیا۔ اس کے متعلق دو باتیں جماعت کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کرنی چاہئیں۔ مجلس عاملہ کو اختیار ہے کسی عہدیدار کو نہیں کہ بجٹ کے اندر رہتے ہوئے ایک مد سے دوسری مد میں روپیہ منتقل کرے لیکن مجلس عاملہ کو بھی اختیار نہیں کہ ایک مد کا خرچ بغیر مرکز کو بتائے کسی اَور مد میں ڈال دے۔ یہ بد دیانتی ہے اور یہاں سے آگے پھر بہت قسم کے فتنوں کے رستے کھل جاتے ہیں۔ اگر سفر خرچ کی مد ختم ہو گئی ہے تو سفر خرچ کی مد کو بڑھانا چاہئے۔ سفر خرچ کے بل دوسری مد میں نہیں جائیں گے اور عملاً یہ جو خاموشی کے ساتھ بات کر دی جاتی ہے وہ یہ ہوتی ہے۔ بجائے اس کے کہ مجلس عاملہ بیٹھے اور یہ فیصلہ کرے کہ سفر خرچ کی مد کو ایک لاکھ کی بجائے ہم پانچ لاکھ کرتے ہیں اور زائد چار لاکھ روپیہ فلاں فلاں مد سے کاٹ کر ادھر منتقل کرتے ہیں جو ایک جائز بات ہے۔ اس کی بجائے سفر خرچ کی مد ایک لاکھ کی ایک لاکھ رہتی ہے اور بل سفر خرچ کے دوسری مدوں میں ڈال دیئے جاتے ہیں۔ سفر خرچ کی مثال میں صرف ایک مثال کے طور پر دے رہا ہوں۔ لیکن ہر مد سے اسی قسم کی باتیں ہوتی ہیں یعنی اپنے آپ کو برابر کرنے کی خاطر ایک دن امیر صاحب اور ان کے ساتھی مل کر بیٹھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جی! یہ جو زائد خرچ ہے اس کو اب کس طرح ٹھیک کرنا ہے۔ (اور پھر یہ طے ہوتا ہے کہ) اچھا جی! اس کو فلاں فلاں مد میں ڈالتے چلے جاؤ۔ یہ سراسر بد دیانتی ہے۔ بد دیانتی سے مراد یہ نہیں ہوا کرتی کہ اپنی جیب میں ڈالا گیا ہے۔ امانت کی خیانت ہے۔ سلسلے نے بعض قوانین کے تابع ان کو اخراجات کی اجازت دی تھی۔ ان قوانین کو نظر انداز کیا جارہا ہے اور مرکز کو دھوکہ دیا جارہا ہے کہ آپ کے قوانین کے تابع خرچ ہو رہے ہیں۔ پس مجلس عاملہ کے ہر ممبر کو اس بات پر نگران رہنا چاہئے کہ بحیثیت مجلس عاملہ جو اختیارات ہیں ان کے اُوپر کوئی اور چھاپہ نہ مار سکے، ان اختیارات کو ناجائز طور پر کوئی اپنے قبضے میں نہ کرے۔

مجموعی بجٹ کو از خود بڑھانے کا اختیار عاملہ کو بھی نہیں

ایک اختیار جو مجلس عاملہ کو بھی نہیں ہے وہ یہ ہے کہ مجموعی بجٹ کو از خود بڑھا دے۔ مثلاً مجموعی بجٹ اگر دس لاکھ گلڈرز ہے تو دس لاکھ گلڈرز کے اندر مدات میں کہیں پچاس ہزار، کہیں دس ہزار مختلف مدات ہیں جن میں وہ روپیہ تقسیم ہوا ہے۔ مجلس عاملہ کی طرف سے اندرونی تبدیلیاں کی جاسکتی ہیں۔ انفرادی طور پر نہیں۔ لیکن دس لاکھ گلڈر کو ۱۱ لاکھ بناتے کا ان کو کوئی اختیار نہیں۔ اس کے لئے لازمی مرکز سے پوچھنا ہوگا کہ آیا دوران سال ہم بجٹ کو بڑھا سکتے ہیں یا نہیں اور ان امور میں بھی بعض دفعہ بغیر مرکز کی اجازت کے تجاوز کر جاتے ہیں۔ پھر بارہا یہ سمجھایا گیا ہے کہ اگر آپ کا بجٹ ختم ہونے والا ہے اور آپ کو ضرورت ہے تو پیشتر اس سے کہ آپ کو ضرورت پیش آجائے اور بجٹ ختم ہو چکا ہو آپ مجلس عاملہ کی میٹنگ بلایا کریں اور اس میں (منظوری) APPROVAL لیا کریں۔ لیکن اس کی بجائے سال کے آخر پر جب ہم سب حساب منگواتے ہیں تو پتہ لگتا ہے کہ جی! فلاں مد میں مجبوری پیش آگئی تھی۔ فلاں میں مجبوری پیش آگئی تھی اس کا اتنا منظور کیا جائے، اتنا منظور کیا جائے۔ بعض دفعہ تو نظر انداز کرنا پڑا ہے کیونکہ ابھی پوری تربیت نہیں ہوئی لیکن آج اس خطبہ کے بعد اب میں یہ بات کھول دیتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں کہ بہت دفعہ میں ایسی غلطیوں کو نظر انداز کرچکا ہوں، آئندہ نہیں کی جائیں گی کیونکہ نظام جماعت میں سے مال کے نظام کی حفاظت نہایت ضروری ہے۔ آئندہ سینکڑوں سال کا اس کے ساتھ تعلق ہے۔ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جس رنگ میں قربانیاں پیش کرتی ہے وہ بے مثل ہیں ان کا دنیا میں، کسی اور نظام، کسی اور جماعت میں عُشرِ عشیر بھی دکھائی نہیں دیتا۔ اس مقدس نظام کی حفاظت ضروری ہے اور اس کی حفاظت کے سلسلہ میں اخراجات کی حفاظت بڑی ضروری ہے۔ اگر جماعت کو کامل یقین رہے کہ اخراجات کی پوری طرح نگرانی ہو رہی ہے اور قوانین سے سرِمُو بھی انحراف نہیں ہو رہا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو خدا تعالیٰ نے اتنا بڑا حوصلہ عطا فرما دیا ہے اور دین کی راہ میں خرچ کرنے کا ایسا چسکا ڈال دیا ہے کہ پھر سلسلہ کے خزانے کبھی بھی ختم نہیں ہو سکیں گے۔ ہر ضرورت جس طرح پوری ہو رہی ہے آئندہ بھی ضرور پوری ہو گی لیکن جہاں ہماری نیتوں میں فتور آئے گا وہاں یہ سب برکتیں جاتی رہیں گی۔ پس مالی امور میں چھوٹی سے چھوٹی باتوں میں بھی اپنے ہاتھ میں قانون کو لینا گناہ سمجھنا چاہیئے اور یہ بھی خیال کرنا چاہیئے کہ دیانتداری کی تعریف میں صرف یہ بات داخل ہے کہ روپیہ دین کا ہے، دین پر خرچ کرو حالانکہ دیانتداری کی تعریف میں یہ بات داخل ہے کہ جس بات کے تم مجاز ہو وہی کرو۔ جس بات کے مجاز نہیں ہو وہ نہ کرو۔ یہاں اگر ہم نے دیانت کی حفاظت کی تو ذاتی اخراجات کا سوال ہی باقی نہیں رہے گا۔ وہ بددیانتی جو دین کے مال کو اپنے اوپر خرچ کرنے پر منتج ہوتی ہے اس کا آغاز اسی قسم کی بددیانتیوں سے ہوا کرتا ہے۔ ایک جگہ بے احتیاطی کی۔ دوسری جگہ بے احتیاطی کی۔ رفتہ رفتہ اس بے احتیاطی نے جرأت دلا دی، حیاء کم کردی اور پھر سلسلے کے اخراجات ذات پر بھی ہونے لگتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے واقعات جماعت احمدیہ میں بہت شاذ کے طور پر ہیں اور جہاں بھی ہوئے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ کا روپیہ واپس ہوا۔ لیکن یہ تو بہت بعید کی بات ہے میں آپ کو روزمرّہ کی باتوں میں تاکید کر رہا ہوں اور نظام جماعت سمجھا رہا ہوں۔ مجلس عاملہ کے اختیارات میں بجٹ کے اندر تبدیلی پیدا کرنا، اور پھر اس کے متعلق منظوری لینا۔ بجٹ کے باہر تبدیلی کا کوئی امکان نہیں۔ مرکز کو درخواست کی جاسکتی ہے اور بجٹ کے اندر رہتے ہوئے خرچ کرنا امیر کی ذمّہ داری ہے اور جہاں وہ تجاوز کرتا ہے وہاں دستخط کرنے والے کو ہاتھ روک لینے چاہئیں۔ اس کا اب فرض ہے کہ وہ امیر سے کہے کہ تم نے افسر بالا کی نافرمانی کی ہے اس لئے میں اس نافرمانی میں تمہارا شریک نہیں بنوں گا۔ مرکز سے اجازت لو اور پھر مجھے مطلع کرو، پھر میں دستخط کروں گا۔ اب اگر سختی سے اس بات کو نافذ کیا گیا تو (اللہ نے چاہا تو) آئندہ جو ہلکا سا رجحان پیدا ہو رہا ہے اس کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جائے گا۔

امیر کا اختیار اور جماعت کے حقوق

مجالسِ عاملہ کے تعلقات میں ایک بات یہ یاد رکھنی چاہیئے کہ امیر کو بعض اوقات مجلس کے فیصلوں کو ویٹو کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔ اور وہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ سمجھتا ہے کہ مجلسِ عاملہ کا یہ فیصلہ جماعت کی اعلیٰ اغراض کے منافی ہے اور جماعت کے لئے بعض خطرات پیدا کرسکتا ہے۔ اس صورت میں امیر کو یہ اختیار ہے کہ وہ ویٹو کر دے۔ لیکن امیر کا فرض ہے کہ ویٹو کرنے کے بعد پندرہ دن کے اندر اندر مرکز کو اس ویٹو کرنے کی وجوہات سے مطلع کرے۔ ایسی باتیں بھی دیکھنے میں آتی ہیں کہ امیر نے ویٹو کر دیا اور بارہا ویٹو کیا اور مرکز کو مطلع نہیں کیا اور جماعت کو بھی مطلع نہ کیا کہ جماعت کے کیا حقوق ہیں اور اگر امیر ان حقوق سے متعلق ایک بالا حق کو استعمال کرتے ہوئے ان کو منسوخ کرتا ہے تو جماعت کو کیا حق ہے؟ جماعت کو کیا کرنا چاہیئے۔ جماعت کی یہ جو عدم تربیت ہے اس کے نتیجہ میں ماضی میں بہت بڑے بڑے فتنے پیدا ہوئے ہیں۔ خاص طور پر افریقہ میں سلسلے کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ ہوتا یہ تھا کہ مرکز سے ایک تربیت یافتہ آدمی (تربیت یافتہ ان معنوں میں کہ جو قوانین کو خوب سمجھتا ہے) وہاں مقرر ہوا اور امیر بنا دیا گیا۔ نئے لوگ جو احمدیت میں داخل ہوئے اخلاص تو ان میں تھا لیکن نظامِ جماعت سے واقفیت نہیں تھی۔ ان کو امیر نے یہ نہیں بتایا کہ تمہارے کیا حقوق ہیں۔ ان کو یہ بتایا کہ میرے کیا حقوق ہیں۔ جب بھی انہوں نے امیر کے فیصلے کے خلاف احتجاج کیا یا تو اُسے یہ کہہ کر سختی سے دبا دیا کہ تم کون ہوتے ہو امیر کے خلاف بات کرنے والے یا ان کے متعلق مرکز کو رپورٹیں بھجنا شروع کیں کہ فلاں موقع پر فلاں شخص نے یہ کہا۔ فلاں وقت پر یہ کہا۔ فلاں وقت پر یہ کہا۔ اگرچہ وہ دب گیا ہے لیکن اس میں فتنہ پردازی کی بُو پائی جاتی ہے اور بعض بہت اچھے اچھے کارکن اس طرح خدمت سے محروم رہ گئے۔ اور کسی موقع پر ان کو یہ نہیں بتایا کہ اگرچہ مجھے حق ہے کہ تمہارے فیصلہ کے اوپر ویٹو کروں لیکن تمہیں بھی حق ہے اور تم میں سے ہر ایک کا حق ہے کہ میرے ہر فیصلہ کے خلاف جس سے تمہیں اختلاف ہو (امامِ جماعت) کو چٹھی لکھو اور اس کا طریق یہ ہے کہ براہِ راست لکھو تو مجھے اس کی نقل بھیجو لیکن بہتر طریق یہ ہے جس کو ہم رواج دیتے ہیں کہ جس کے خلاف شکایت ہے اس کی معرفت خط لکھو اور نقل براہِ راست بھیج دو تاکہ یہ وہم نہ رہے کہ کوئی عہدیدار اپنے خلاف شکایت کے اوپر بیٹھ رہا ہے۔ یہ اگر بتایا جاتا تو جن فتنوں کی میں بات کر رہا ہوں ان میں سے ایک بھی فتنہ پیدا نہ ہوتا۔ ایک لمبے عرصہ تک جماعتوں بے چاریوں کو اس دھوکہ میں رکھا گیا کہ امارت کے نظام سے مراد یہ ہے کہ امیر سیاہ و سفید کا کلیّۃً مالک بن چکا ہے اور اس کے خلاف اگر کوئی شکایت پیدا ہو رہی ہے۔ دل میں کوئی لغزش پیدا ہو رہی ہے تو سوائے صبر کے اس کے حل کا کوئی رستہ نہیں ہے اور ہر آدمی سے صبر نہیں ہوتا۔ وہ پھر رستہ نہ پاکر نئے رستے بناتے ہیں۔ اپنے ماحول میں اپنے دوستوں میں باتیں کرتے ہیں۔ ان کو بددل کرتے ہیں اور رفتہ رفتہ جماعت کا اخلاص کم ہونے لگتا ہے اور ایک بد دلی سی پیدا ہو جاتی ہے اور جب یہ بات بہت بڑھ جائے تو پھر فتنے کا ایک آتش فشاں پھٹ پڑتا ہے۔ بعض ممالک میں بہت بھاری نقصان پہنچا ہے۔ میں سوچتا ہوں کہ اگر مثلاً بیس، پچیس سال پہلے یہ نقصان نہ پہنچا ہوتا تو آج جماعت دس گنا زیادہ طاقتور ہوتی۔ بہت بڑے بڑے طاقتور جو ویسے ہی مخلص تھے وہ ہاتھ سے نکل گئے اور مخلص ہونے کا ان کا ثبوت یہ ہے کہ مدتیں ہو گئیں اس فتنے کو پیدا ہوئے اور ان کو الگ ہوئے لیکن آج تک حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا پورا احترام ہے۔ تمام دعاوی کو تسلیم کرتے ہیں اور کھلم کھلا مجالس میں حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی صداقت کا اعلان کرتے ہیں۔ اگر دل میں اخلاص نہ ہوتا تو اتنی دیر کے بعد یہ کیسے باقی رہ سکتا تھا۔ جو فتنے دل کی کجی سے پیدا ہوتے ہیں وہ ایمان کو ضرور کھا جاتے ہیں۔ جو فتنے لاعلمی سے پیدا ہوتے ہیں نقصان ان کا بھی ہوتا ہے لیکن ایمان بچ جایا کرتا ہے اور ایسے لوگوں کو بالآخر اللہ تعالیٰ بچا لیتا ہے تو جو شخص لوگوں کو لاعلمی کی وجہ سے ان کے ایمان سے کھیلنے لگ جائے اور جماعتی مفاد کے لئے خطرہ بن جائے وہ امارت کا اہل ہی نہیں ہے۔

تقویٰ پر مبنی اختلافات رحمت ہوتے ہیں

اس لئے امراء کو بھی اس بات کی نگرانی رکھنی چاہیئے کہ تمام جماعت کو ان کے حقوق سے مطلع رکھیں۔ اگر وہ دیکھیں کہ ان کی کسی بات سے کسی کو رنجش پہنچی ہے تو اُسے محبت کے ساتھ ہمدردی کے ساتھ دُور کرنے کی کوشش کریں۔ اور اگر اصول کا معاملہ ہو اور وہ اس معاملہ میں فیصلہ بدلنے کے مجاز نہ ہوں تو پھر ان کو سمجھائیں کہ دیکھو تمہیں بھی اختیار ہے۔ چٹھی لکھو میں تمہیں پتے بتاتا ہوں کہ کس کو چٹھی لکھنی چاہیئے۔ میرے خلاف شکایت لکھو اور کُھل کر لکھو کہ میں نے کیا غلطی کی ہے۔ پھر تمہیں آپ ہی مرکز سمجھا دے گا کہ کیا اصل بات تھی تو نظام جماعت میں تو کوئی رخنہ پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر تقویٰ سے کام لیا جائے لیکن رُوح تقویٰ کی ہی ہے جو کام کرتی ہے مجلس میں بھی کوئی بات تکلیف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں دیتی اگر وہ تقویٰ پر مبنی ہو اور متقیوں کا اختلاف ہمیشہ رحمت بنتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اس مضمون کو ایک ہی فقرہ میں ایسی خوبصورتی سے بیان فرما دیا ہے مگر افسوس کہ بعض لوگ اس پر نظر نہیں کرتے۔ فرمایا: (-) میری اُمّت کا جو اختلاف ہے وہ رحمت ہے اور دوسرے مواقع پر اختلافات کے خلاف بہت سخت ناراضگی کا اظہار بھی فرمایا۔ بعض اختلافات ہیں جو اُمّتِ محمدیہ کے اختلاف ہیں۔ یہاں اُمّتی کا جو لفظ ہے اس نے مضمون میں جان ڈالی ہے۔ "جو میری اُمّت ہو" یہ معنی ہیں کہ جو سچے رنگ میں حقیقی طور پر میری ہو وہ میرے رنگ میں رنگین ہوگی۔ ان کے اختلافات تقویٰ پر مبنی ہوں گے اور تقویٰ کے نتیجہ میں جو اختلاف ہے اس سے عقل ترقی کرتی ہے۔ اس سے آزادئ ضمیر کو تقویت ملتی ہے اور خیالات ایک دوسرے کے ساتھ مل کر نشوونما پاتے ہیں۔ ہر قسم کے اندھیرے دُور ہوتے ہیں۔ نئی روشنیاں نصیب ہوتی ہیں اور ترقی کا ایک لامتناہی سلسلہ اس سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کا نام رحمت ہے لیکن جو اختلاف تقویٰ سے عاری ہو وہ رحمت کیسے بن سکتا ہے۔ یہ تو ہمیشہ ظلم پر مبنی ہوتا ہے اور ظلمات پیدا کرتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں اندھیرے پیدا ہوتے ہیں۔ اضطراب پیدا ہوتے ہیں۔ تو میں پھٹ جایا کرتی ہیں تو بات وہیں ختم ہوتی ہے یعنی تقویٰ پر۔ تقویٰ سے بات کی جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اختلاف بھی رحمت بن جاتا ہے اور تقویٰ نہ ہو تو تائید بھی لعنت بن جاتی ہے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا بعض لوگ امیر کی تائید کر رہے ہوتے ہیں لیکن تقویٰ کے بغیر۔ اس کے نتیجہ میں مخالف رائے رکھنے والے مجبوراً ایک گروہ بن جاتے ہیں۔ گویا کہ ان کو تحریک کی جاتی ہے کہ تم اکٹھے ہو ورنہ ہم نے بھی فیصلہ کر لیا ہے کہ ہر بات میں غلط ہو یا صحیح ہو امیر کی تائید کر کے اس کا جتھہ بن جائیں گے۔ پس ان معنوں میں امیر کا جتھہ بن سکتا ہے لیکن یہ جتھہ پھر خدا کا جتھہ نہیں ہوگا۔ امراء پر بھی بڑی ذمہ داری ہے۔ وہ ہمیشہ اس بات کے نگران رہیں کہ مشورے میں اللہ کا خوف ہمیشہ دامن گیر رہے اور سچائی کو عظمت دی جائے۔ کسی دوستی اور تعلق کو عظمت نہ دی جائے۔ اس قسم کی اور بہت سی باتیں ہیں جو آج مجھے کہنی تھیں اور خیال تھا کہ شاید اسی خطبہ میں بات ختم ہو جائے لیکن میرے خطبے کے مقررہ وقت میں چند منٹ رہ گئے ہیں اور ابھی مضمون باقی ہیں۔ پھر کبھی (اللہ نے چاہا تو) میں اس سلسلہ میں مزید باتیں کروں گا۔

مجلسِ عاملہ کے اختیار سے باہر باتوں پر بلاوجہ بحث نہ کریں

ایک بات آخر پر میں یہ بتانی چاہتا ہوں کہ بعض باتیں ایسی ہیں جن کو بے وجہ امراء مجلسِ عاملہ میں لا کر اپنی ناسمجھی کی وجہ سے یا ناتجربہ کاری کی وجہ سے اختلافات کے بیج ڈال دیتے ہیں اور ماحول مکدّر ہوتے لگتا ہے۔ مثلاً ایک عہدیدار نے، ایسے مرکزی عہدیدار نے یا علاقائی عہدیدار نے کسی جماعت کا دورہ کرنا ہے۔ جس کے لئے دلوں میں احترام پایا جاتا ہے تو بعض دفعہ مقامی امیر اس کو مجلسِ عاملہ میں رکھتا ہے کہ اس کو کہاں ٹھہرایا جائے اور اس پر پھر اختلافات شروع ہو جاتے ہیں بعض لوگوں کی خواہش ہوتی ہے کہ ہمارے گھر ٹھہرے بعض لوگوں کی خواہش ہوتی ہے کہ ہمارے گھر ٹھہرے۔ بعض کہتے ہیں کہیں بھی نہ ٹھہرے ہوٹل میں انتظام ہو اور اس چھوٹی سی بات پر وہ تکرار شروع ہو جاتی ہے کہ الامان اور الحفیظ۔ بڑے بڑے سمجھدار لوگ نہایت ہی احمقانہ باتیں کر رہے ہوتے ہیں حالانکہ یہ ایسی بات ہی نہیں جسے مجلسِ عاملہ میں رکھ کر فتنے کا موجب بنایا جائے۔ مجلسِ عاملہ کو اس بات کا اختیار ہی نہیں ہے کہ آنے والے مہمان کو کہاں ٹھہرائے۔ جس کا مجلس کو اختیار ہی نہیں ہے اس کو اس کا مغز بنانے کا کیا حق ہے۔ مجلسِ عاملہ میں ان معنوں میں مشورہ کے لئے بات رکھی جا سکتی ہے کہ آپ مجھے مشورہ دے دیں۔ آنے والے کا فیصلہ ہے کہ جہاں چاہے وہ ٹھہرے گا۔ آپ میں سے جو کسی کے مشورے ہوں گے وہ میں اُن تک پہنچا دوں گا لیکن یہ ایسا امر نہیں ہے جس میں مجلس عاملہ فیصلہ کرنے کی مجاز ہے۔ اس کا نظامِ جماعت میں کہیں بھی کوئی ذکر نہیں ہے کہ مجلسِ عاملہ کی ذمہ داریوں میں یہ بھی ہے کہ آنے والے مہمان کے لئے مرکز کی منظوری کے متعلق فیصلہ کرے کہ اس کو کہاں ٹھہرایا جائے یا کون اس کی مہمان نوازی کرے گا۔

ایک عہدے کا کام دوسرے کے سپرد نہیں کیا جا سکتا

ہاں مہمان نوازی کی حد تک تو امیر کا کام ہے فیصلہ کر سکتا ہے۔ سیکرٹری ضیافت موجود ہے۔ سیکرٹری ضیافت کا کام سیکرٹری ضیافت ہی کرے گا اور امیر اس کو یہ ہدایت کر سکتا ہے کہ بھئی! یہ کام کرو اور یہ نہ کرو لیکن امیر کو یہ بھی اختیار نہیں ہے کہ مرکز کی منظوری کے بغیر سیکرٹری ضیافت کے کام دوسروں کے سپرد کر دے۔ اس سے بھی دیکھا ہے کہ فتنے پیدا ہوئے ہیں۔ اچھا ہوا ضمناً اس بات کا ذکر چل پڑا۔ میں یہ بھی سمجھاتا چلوں کہ سیکرٹری ضیافت کا کام اس طرح پر کہ سیکرٹری ضیافت کوئی اور ہو اور اس کا کام کسی اور کے سپرد کر دیا جائے، امیر کا یہ فیصلہ ویسا ہی ہوگا جیسا سفر خرچ کے بجٹ میں جو بل پڑنے چاہئیں وہ بل اٹھا کر کسی اور مد میں داخل کر دے۔ مدیں بدلنے کا امیر کو اختیار نہیں ہے۔ اس لئے اگر سیکرٹری ضیافت اس بات کا نااہل ہے کہ امیر کی ہدایات کے تابع وہ ضیافت یعنی مہمان نوازی کا حق ادا کرے تو بروقت امیر کو چاہئے کہ مرکز میں وجوہات لکھ کر اس کی تحقیق کروائے یا مرکز سے فیصلہ لے کہ اس کو بدل دینا چاہئے لیکن یہ نہیں ہوگا کہ ایک عہدہ کسی کے پاس رہے اور اس کو اس طرح ذلیل کیا جائے کہ عہدہ تو تمہارے پاس رہے گا کام ہم تم سے نہیں لیں گے، کام کسی اور کے سپرد کر دیں گے۔ اس کے نتیجہ میں بھی بے اطمینانی بڑھتی ہے اور نفرتیں پیدا ہوتی ہیں۔

پس امارت کا کام کوئی آسان کام نہیں ہے۔ آپ سب لوگ مل کر محبت اور تقویٰ سے امیر کی مدد کریں اور ان باتوں میں اگر امیر غلطی کرتا ہے تو چونکہ میں اب آپ کو تفصیل سے سمجھا رہا ہوں آپ بھی ادب اور احترام سے اس کو سمجھائیں لیکن یہ یاد رکھیں کہ اگر اس کے باوجود امیر اپنے ان اختیارات سے تجاوز کرتا ہے جو اُسے ملے ہوئے ہیں اور وہ اختیارات حاصل کرتا ہے جو اُسے ملے نہیں تو پھر جماعت اس کی اطاعت سے اس حصہ میں باہر ہے اور اس صورت میں جماعت کا فرض ہے کہ فوری طور پر مرکزِ سلسلہ کو مطلع کرے کہ یہ صورت پیدا ہو رہی ہے جو بہت خطرناک ہے۔ پھر مرکز کا کام ہے کہ اگر اصلاح طلب معاملہ ہے تو اصلاح کرے ورنہ اس امیر کو ہٹا کر کسی اور کو مقرر کرے۔

ہاں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے بعض دفعہ سادگی میں اس بیچارے کو پتہ ہی نہیں کہ کونسا مشورہ کیا حیثیت رکھتا ہے۔ یہ جو پہلو ہے اس کو مزید کھولنے کی ضرورت ہے۔ مجلسِ عاملہ سے مشورہ لینا منع نہیں ہے اکثر صورتوں میں امیر کو مجلس عاملہ میں باتیں کھولنی چاہئیں اور وہاں سے مشورہ حاصل کرنا چاہئے لیکن مجلسِ عاملہ کو فیصلے کا اختیار نہیں ہے۔ اس معاملہ میں۔ اس لئے جہاں فیصلے کا اختیار نہیں وہاں امیر کو وہ پابند نہیں کر سکتی کہ تم نے چونکہ ہم سے مشورہ لیا تھا اس لئے اب اس جگہ ٹھہراؤ جہاں ہم سمجھتے ہیں، ہماری اکثریت سمجھتی ہے۔ اس کا اکثریت سے ساتھ کوئی دُور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ جو مشورے ہیں امیر سن کر متعلقہ متوقع مہمان کو لکھ دے کہ یہ یہ آراء آئی تھیں۔ آپ نے ٹھہرنا ہے، آپ کی مرضی ہے جہاں چاہیں ٹھہریں لیکن ان باتوں کو ملحوظ رکھ لیں۔ اگر ایسا ہو تو خدا کے فضل سے کسی جگہ بھی کوئی بدمزگی پیدا نہیں ہو سکتی۔ مجھے یاد ہے کہ وقفِ جدید یا خدام الاحمدیہ یا انصار اللہ کے دوروں کے وقت کئی دفعہ میرے ساتھ بھی ایسا ہوا کرتا تھا بعد میں لوگ آتے تھے کہ جی! ہم نے تو کہا تھا کہ وہاں ٹھہرائیں لیکن انہوں نے یوں کیا۔ میں نے کہا کہ تم نے کہا تھا تو تمہیں اختیار کس نے دیا ہے کہ تم اتنے معتبر بن جاؤ کہ ضرور تمہاری مرضی چلے۔ نہیں ٹھہرایا تو کیا فرق پڑتا ہے۔ مجھے تکلیف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوئی ہے۔ تمہیں کیوں تکلیف ہو رہی ہے۔ میں نے خوشی سے قبول کر لیا۔ بات ختم ہوئی۔ اب تمہیں کوئی حق نہیں کہ لوگوں کے کان بھرو یا میرے کان آکر بھرو کہ جناب! ہم نے تو آپ کے لئے اچھی جگہ تجویز کی تھی۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ انہوں نے جان کے آپ کو خراب کرنے کے لئے فلاں جگہ رکھی ہے۔ یہ چھوٹی چھوٹی کمینی باتیں ہیں۔ جماعت بہت بلند مقام کی جماعت ہے۔ خدا کی جماعت ہے۔ ایسی باتیں کریں جو خدا لگتی ہوں۔ ایسی باتیں کہیں جو خدا والوں کو زیب دیتی ہوں۔ اپنے مرتبے اور مقام کو پہچانیں اور اس مقام پر رہیں جس کی آپ سے توقع کی جاتی ہے۔ پھر (اللہ نے چاہا تو) کوئی فتنہ آپ کے اندر راہ نہیں پا سکے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے"۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

خبریں

ملکی خبریں

○ ریاستوں اور سرحدی علاقوں کے وفاقی وزیر نے بتایا ہے کہ ۳ لاکھ سے زائد افغان مہاجرین اپنے وطن واپس چلے گئے ہیں۔ واپس جانے والے ہر مہاجر کو ۲ ہزار تین سو روپے اور گندم دی گئی ہے اس کے باوجود اس وقت پاکستان میں رجسٹرڈ افغان مہاجرین کی تعداد ۳۲ لاکھ ۲۰ ہزار ہے۔ جبکہ غیر ملکی ایجنسیوں نے امداد میں نمایاں کمی کر دی ہے۔ اکیلا پاکستان ان مہاجرین کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔

○ متعدد مقدمہ قتل میں ملوث حافظ آباد کے آئی جے آئی کے ایم پی اے مہدی حسن بھٹی کو عبوری ضمانت مسترد ہونے پر گرفتار کر لیا گیا۔ عدالت نے استفسار کیا کہ پولیس نے جون ۹۰ء سے ستمبر ۹۰ء تک ملزم کو کیوں گرفتار نہیں کیا جبکہ وہ گورنر اور وزیر اعلیٰ کے ساتھ دیکھا جاتا رہا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پی ڈی اے کو اپنے گریبان میں جھانکنے کا مشورہ دینے والے اپنے گریبان میں جھانکیں پشاور کے جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حکومت کے دن گنے جا چکے ہیں۔ جلد ہی عوام کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر چوروں کے خلاف سڑکوں پر نکل آئے گا۔

○ سیاسی مبصرین کا تبصرہ ہے کہ پی ڈی اے اپنے اندرونی تضادات کے باعث حکومت کے خلاف رائے عامہ منظم کرنے میں ناکام ہو گیا ہے۔

○ مسٹر شہباز شریف ایم این اے نے کہا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اتفاق فیملی کو کوآپریٹو سکینڈل میں ملوث کرنے کے لئے مضحکہ خیز کردار ادا کیا ہے انہوں نے کہا کہ ہم نے جو قرضے لئے انہیں نہ صرف واپس کیا بلکہ ملک کی صنعتی پیداواری صلاحیت بڑھائی اور یہ قرضے اس لئے نہ لئے گئے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کے دور میں ہمارے لئے بینکوں کے قرضوں کی سہولتیں ممنوع تھیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا خاندان آصف زرداری کی طرح راتوں رات صنعتکار نہیں بنا۔

○ عالمی پولیس انٹرپول نے نارکوٹکس کنٹرول بورڈ کے حکام اور بعض اعلیٰ شخصیات کو منشیات کے دھندے میں ملوث قرار دے دیا ہے اور ان کی فہرست وزارت داخلہ کو بھجوا دی ہے

○ حیدر آباد میں مسلح افراد نے تھانیدار اور محرر کو مارا پیٹا اور لیڈی کانسٹیبل کو اغوا کر کے لے گئے

○ جرمن خاتون سائنسدان سکردو میں لاپتہ ہو گئی ہے۔

○ وزیر اعظم نے کوآپریٹو سکینڈل کے عدالتی کمیشن کی مدت میں ایک ماہ کا اضافہ کر دیا ہے۔

○ بی اے بی ایس سی کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا ہے ۷۲٪ طلباء فیل ہو گئے۔ پہلی تینوں پوزیشنیں کینرڈ کالج برائے خواتین کی طالبات نے حاصل کیں۔

○ گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان میں طلباء اور ٹرانسپورٹ ڈرائیوروں کے تنازعے نے ایسی سنگین صورت اختیار کر لی ہے کہ دو متحارب طلباء تنظیموں کے کلاشنکوفوں سے مسلح سینکڑوں طلباء ایک دوسرے کے خلاف صف آراء ہو گئے ہیں۔

○ مولانا عبدالستار خان نیازی نے کہا ہے کہ اگر ٹوکنے اور سمجھانے پر بھی حکمران سیدھے نہ ہوئے تو مقابلہ کریں گے۔

○ فیصل آباد کی تیس ہزار سلک پاور لومز غیر معینہ مدت کے لئے بند کر دی گئی ہیں۔ یہ قدم سلکی دھاگے کی قیمتوں میں سو روپے فی بنڈل اضافے پر احتجاج کے لئے اٹھایا گیا ہے۔

○ انسداد دہشت گردی کی عدالت نے طیارے کے اغوا کے الزام میں مرتضیٰ بھٹو اور ان کے گیارہ ساتھیوں کے وارنٹ جاری کر دیئے ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ صدر کے لئے میرے دل میں کوئی نرم گوشہ نہیں وہ پارٹی بن چکے ہیں۔

○ اپوزیشن پی ڈی اے نے کوآپریٹوز کے بارے میں عدالتی کمیشن کو مسترد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ احتساب کے سب دعوے جھوٹے ہیں۔ اپوزیشن کا کہنا ہے کہ حکومت کے خاتمے کے بعد ہی صحیح تحقیقات ہو سکتی ہے۔ صدر اور وزیر اعظم موجودہ صورت حال کے ذمہ دار ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو اور ایئر مارشل اصغر خان نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ ان کی ساری مخالفت کا ہدف صرف صدر اسحٰق خان ہوں گے۔

○ سابق وفاقی وزیر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ اگر ۳۰ نومبر تک کپاس کی قیمت خرید نہ بڑھائی گئی تو کسان سڑکوں پر نکل آئیں گے۔

○ سپر ہائی وے سے اغوا ہونے والے میجر جاوید اکبر کو رہا کرا لیا گیا۔

○ واپڈا کے چیئرمین ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل زاہد علی اکبر کے ساتھ مصالحت میں جی ایچ کیو نے بھی اپنا کردار ادا کیا۔ اعلیٰ فوجی حکام کا موقف تھا کہ فوج سے مستعار لئے گئے کسی شخص کو محض شخصی ناراضگی کی وجہ سے بے آبرو کرنا درست نہیں۔

○ سرگودھا احمد نگر روڈ پر ڈاکوؤں نے متعدد افراد کو لوٹ لیا۔

غیر ملکی خبریں

○ سوویت روس میں سات جمہوریتوں میں اقتصادی اور سماجی مسائل پر سمجھوتہ پھر کھٹائی میں پڑ گیا ہے جمہوریتوں کے سربراہوں کے اجلاس میں توقع تھی کہ حال ہی میں طے پانے والے سمجھوتے کی توثیق کی جائے گی مگر ایسا نہیں ہو سکا۔ اب یہ معاملہ متعلقہ جمہوریتوں کی پارلیمنٹوں میں پیش کیا جائے گا۔ یوکرائن نے اس اجلاس میں شرکت نہیں کی۔

○ کینیڈا اور ہالینڈ نے کشمیر میں انسانی حقوق کی پامالی کی سخت مذمت کی ہے۔ اور بھارتی فوج سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ قانون کا احترام کرے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں قابض بھارتی فوجوں اور حریت پسندوں کے درمیان جھڑپوں کے نتیجے میں ۱۰ حریت پسند شہید اور ۸ بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔

○ یوگوسلاویہ کی خانہ جنگی کے ضمن میں اقوام متحدہ کی امن فوج بھیجنے کے سوال پر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا اجلاس شروع ہو گیا ہے۔

○ فلسطینیوں اور اردن نے واشنگٹن میں دسمبر کے مہینے میں عرب اسرائیل مذاکرات کے دوسرے مرحلے میں شرکت کی حامی بھر لی ہے۔ تاہم فلسطینی نمائندہ حنان اشروای نے کہا ہے کہ بعض باتیں ابھی طے ہونی ہیں۔ مصر اور شام نے ابھی اس بارے میں کوئی جواب نہیں دیا۔ مصر کے صدر حسنی مبارک اس غرض سے شام پہنچے اور صدر حافظ الاسد سے ملاقات کی۔

○ کویت نے سابق برطانوی وزیر اعظم مسز مارگریٹ تھیچر کو کویت کا اعلیٰ ترین اعزاز تمغہ مبارک الکبیر عطا کیا ہے۔

○ اقوام متحدہ نے عراق کو دی جانے والی رعایتوں میں ۶ ماہ کی توسیع کر دی ہے۔

○ شمالی کوریا نے ایٹمی معاہدے پر دستخط کرنے کا اعلان کر دیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ امریکہ جنوبی کوریا سے اپنی تمام ایٹمی تنصیبات ہٹا لے۔

جدید فیشن کے ساتھ
روایتی زیورات
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: دکان ۶۴۹ : رہائش ۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جبوبِ مفید اٹھرا

چھوٹی شیشی ـــــ ۱۵ روپے
بڑی شیشی ـــــ ۴۵ روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون نمبر ۶۳۴

خوشخبری

احباب کی سہولت کے پیش نظر ہم نے خالص دودھ کی ہر وقت فراہمی کا انتظام کیا ہے۔ قیمت ۶ روپے فی کلو۔

گلشن بیکرز

نزد ایوان محمود ربوہ

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بار عایت
بہتر تشخیص ـــــ مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

فون ۳۴۱۳۴
گول امین پور بازار
فیصل آباد

پاک گولڈ سمتھ

فون ۶۴۳
۵۵۰
اقصیٰ روڈ (طارق مارکیٹ) ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب

خارش ہر قسم گرمی، گیس اور کمزوری کا خاتمہ

عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ

نزد حافظ آباد
ضلع گوجرانوالہ

مرگی، مالیخولیا، بواسیر، اٹھرا اور لیکوریا کا مکمل علاج

خوشخبری

ہر قسم کی قانونی و دیگر کتب کی جلد بندی کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

شیخ غلام نبی اینڈ سنز

۱۴ بنگالی گلی گنپت روڈ لاہور فون نمبر ۲۳۳۰۱۴

مرض اٹھرا کی شکار۔ نرینہ اولاد سے محروم۔ دکھی عورتوں کیلئے

دواخانہ محافظ صحت

کوٹ نہال سنگھ۔ مین سٹریٹ ۲/۷ پرملیں

رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر

المشہور:۔ حکیم عطاء الرحمٰن علوی ابن حکیم نظام جان سند یافتہ

زنانہ و مردانہ۔ پیچیدہ و پوشیدہ امراض کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں

خط و کتابت: حکیم عطاء الرحمٰن علوی ابن حکیم نظام جان ★ گول چوک۔ اوکاڑہ

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد، اٹھرا، سوکھا، گرمی، گیس کا علاج کرنیوالے

سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

ہیڈ آفس: نزد بنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون نمبر ۷۶۴۹۷ ۔ ۰۴۳۱
سب آفس: چوک گھنٹہ گھر
پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰، گوجرانوالہ
فون: ۷۴۸۴۴ ۔ ۰۴۳۱

زیرِ نگرانی: حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

برانچیں: ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس، ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
لاہور: بالمقابل مسجد چک مزنگ جوہر یونیکیمپس روڈ نزد آخری سٹاپ ممتاز مارکیٹ،
کراچی: نزد ڈاکخانہ محمود آباد ۳/۷ ۔ اسلام آباد: مکان نمبر ۲۰۲۹،
گلی نمبر ۱۱ سیکٹر ۱/۲ ۔ ۹ نزد انڈسٹریل ایریا، چوک قلعہ کالروالہ: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔

خواتین کیلئے انتظام کیساتھ

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED

FOR GENUIN TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD
KARACHI TELE: 7724606-7-9

AL-FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

TOYOTA - DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پُرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم۔ اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷ ۔ ۷۷۲۴۶۰۹

گائے، بھینس، گھوڑا

اور تمام جانوروں کے امراض مثلاً منہ کھر، زہر باد، سوزش پستان، فالج، ٹمک، تھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کنار، داہ چیچک وغیرہ کے لئے کیوریٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔ مزید تفصیل کے لئے ۳ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر لٹریچر مفت حاصل کریں۔

ویٹرنری ڈاکٹرز فری لٹریچر و سیمپلز براہ راست کمپنی سے طلب کریں۔

لاہور: پاکستان میڈیکوز لوئر مال۔ کراچی: شہزاد میڈیکل سٹور۔ بھینس کالونی روڈ نمبر ۵ لانڈھی۔ فیصل آباد: میاں شادی میڈیسن گول امین پور بازار۔ راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار ملتان: زکریا میڈیکل سٹور۔ بیرون لوہاری گیٹ

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ

ربوہ لاہور کراچی
فون ۶-۶
۶-۷

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان

الحمد جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ

پتہ

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔